بسم اللہ الرحمن الرحیم

غریب رشتے دار کو کفارے کی رقم دینا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

غریب رشتے دار کو کفارے کی نقد رقم دے سکتے ہیں؟

جواب

اگر کوئی رشتے دار، جو اپنے اصول و فروع (یعنی اپنی اولاد، دراولاد، اور اپنے آباء واجداد، اور ماں، دادی، نانی وغیرہ) سے تعلق نہ رکھتا ہو، وہ شرعی فقیر ہو، کہ اس کے پاس قرض اور حاجت اصلیہ کے علاوہ، ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر مال موجود نہ ہو، اور نہ وہ سید یا ہاشمی ہو، تو اسے کفارے کی رقم دے سکتے ہیں۔ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: "مصرف الزکوٰۃ والعشر۔۔۔(ھو فقیر، وھو من لہ ادنی شیء) ای دون نصاب" ترجمہ: زکوٰۃ اور عشر کا مستحق فقیر ہے، اور فقیر سے مراد وہ شخص ہے جو نصاب سے کم مال کا مالک ہو۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "وھو مصرف ایضاً لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ" ترجمہ: فقیر صدقہ فطر، کفارے، نذر اور دیگر صدقاتِ واجبہ کا بھی مستحق ہے۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، جلد3، صفحہ 333، مطبوعہ: کوئٹہ)

کفارے کے مصارف وہی ہیں، جو زکاۃ کے ہیں۔ صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ قسم کے کفارے کے بیان میں لکھتے ہیں: "کفارہ انہیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیر ہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔" (بہار شریعت، حصہ 9، ص 311، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی رضویہ میں زکوۃ کے مصارف کے متعلق ہے "آدمی جن کی اولاد میں خود ہے یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی یا جو اپنی اولاد میں ہیں یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی اور شوہر وزوجہ ان رشتوں کے سوا اپنے **جو عزیز قریب حاجتمند مصرف زکوۃ ہیں، اپنے مال کی زکوۃ انہیں دے جیسے بہن بھائی، بھتیجا، بھتیجی، ماموں، خالہ چچا، پھوپھی۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 264، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4923

تاریخ اجراء: 22 شوال المکرم 1447ھ/11 اپریل 2026ء